خلافت لائبریری ربوہ

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے | 29 جولائی 1998ء | بدھ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
213029
CPL 61
بدھ 29 جولائی 1998ء 4 ربیع الثانی 1419 ہجری 29 وفا 1377 ہش | جلد 48-83 نمبر 163

تین مقبول دعائیں

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تین دعائیں بلاشک قبول ہوتی ہیں۔ مظلوم کی دعا۔ مسافر کی دعا اور باپ کی بیٹے کے متعلق دعا۔

(ترمذی کتاب الدعوات باب ماذکر فی دعوة المسافر)

ارشادات عالیہ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ

بہت سے لوگ دعا کو ایک معمولی چیز سمجھتے ہیں۔ سو یاد رکھنا چاہئے کہ دعا یہی نہیں کہ معمولی طور پر نماز پڑھ کر ہاتھ اُٹھا کر بیٹھ گئے اور جو کچھ آیا منہ سے کہہ دیا۔ اس دعا سے کوئی فائدہ نہیں ہوتا کیونکہ یہ دعا نری ایک منتر کی طرح ہوتی ہے۔ نہ اس میں دل شریک ہوتا ہے اور نہ اللہ تعالیٰ کی قدرتوں اور طاقتوں پر کوئی ایمان ہوتا ہے۔

یاد رکھو دعا ایک موت ہے اور جیسے موت کے وقت اضطراب اور بے قراری ہوتی ہے اسی طرح پر دعا کے لئے بھی ویسا ہی اضطراب اور جوش ہونا ضروری ہے اس لئے دعا کے واسطے پورا پورا اضطراب اور گدازش جب تک نہ ہو تو بات نہیں بنتی۔ پس چاہئے کہ راتوں کو اُٹھ اُٹھ کر نہایت تضرع اور زاری و ابتہال کے ساتھ خُدا تعالیٰ کے حضور اپنی مشکلات کو پیش کرے اور اس دعا کو اس حد تک پہنچاوے کہ ایک موت کی سی صورت واقع ہو جاوے اس وقت دعا قبولیت کے درجہ تک پہنچتی ہے۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 616)

دعا سے تقدیر کا بدلنا

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے ایک بار یہ حکایت بیان فرمائی کہ ایک شخص سفر کی تیاری کر کے اپنے مرشد کے پاس گیا اور اجازت چاہی انہوں نے کہا کہ تم مارے جاؤ گے یہ سفر نامبارک ہے۔ چونکہ اس نے تیاری مکمل کر لی تھی اس لئے وہ ایک اور باخدا کامل انسان کی خدمت میں حاضر ہوا اور سفر کے لئے دعا کی درخواست کی اور اجازت چاہی انہوں نے فرمایا جاؤ خدا مبارک کرے گا انشاء اللہ فائدہ ہو گا۔ چنانچہ وہ روانہ ہو گیا۔ ایک دن وہ ایک جگہ نہانے لگا۔ اور ہزار روپے کی اپنی تھیلی کھول کر رکھ دی بعد ازاں وہ تھیلی بھول گیا۔ اور رات کو کہیں اور جگہ پہنچ کر سو رہا۔ خواب میں کیا دیکھتا ہے کہ ایک شخص نے اس پر تلوار سے قاتلانہ حملہ کر دیا ہے اس کی چیخ نکل گئی آنکھ کھل گئی اور تھیلی نہ پا کر بھاگتے ہوئے جہاں نہایا تھا وہاں پہنچا اور تھیلی موجود پائی اٹھا کر چلا گیا سودا خریدا اور بیچا۔ بڑا نفع ہوا اور تحائف لئے ہوئے واپس وطن پہنچا۔ دل میں سوچا کہ پہلے مرشد کے پاس جاؤں یا دوسرے کامل بزرگ کے پاس؟ سوچ سوچ کر اپنے مرشد کے پاس لے گیا مرشد نے کہا کہ یہ تحائف اس بزرگ کے پاس لے جا جس نے ستر بار تیرے لئے دعا کی اور اس بلا کو جو واقع ہونے والی تھی خواب میں بدلوا کر اسے ٹلوا دیا۔

(سیرت احمد صفحہ 162-163- مرتبہ حضرت مولوی قدرت اللہ سنوری طبع اول دسمبر 1962ء)

دعا تذلل اور انکسار کا مجسم نمونہ بن جانے کا نام ہے

(حضرت خلیفۃ المسیح الثانی)

حقیقت یہ ہے کہ مذہب کی جان اور اس کا خلاصہ اور اس کی روح اگر کوئی چیز ہے تو وہ صرف دعا ہی ہے۔ مگر دعا اس امر کا نام نہیں کہ انسان صرف منہ سے ایک بات کہہ دے اور سمجھ لے کہ دعا ہو گئی۔ دعا اللہ تعالیٰ کے حضور پگھل جانے کا نام ہے دعا ایک موت اختیار کرنے کا نام ہے۔ دعا تذلل اور انکسار کا مجسم نمونہ بن جانے کا نام ہے۔ جو شخص صرف رسمی طور پر مونہہ سے چند الفاظ دہراتا چلا جاتا ہے اور تذلل اور انکسار کی حالت اس کے اندر پیدا نہیں ہوتی۔ جس کا دل اور دماغ اور جس کے جسم کا ہر ذرہ دعا کے وقت محبت کی بجلیوں سے تھرتھرا نہیں رہا ہو تا وہ دعا سے تمسخر کرتا ہے۔ وہ اپنا وقت ضائع کر کے خدا تعالیٰ کا غضب مول لیتا ہے۔ پس ایسی دعا مت کرو جو تمہارے گلے سے نکل رہی ہو اور تمہارے اندر اس کے مقابل پر کوئی کیفیت پیدا نہ ہو۔ وہ دعا نہیں بلکہ الٰہی قہر کو بھڑکانے کا ایک شیطانی آلہ ہے۔ جب تم دعا کرو تو تمہارا ہر ذرہ خدا تعالیٰ کے جلال کا شاہد ہو تمہارے دماغ کا ہر گوشہ اس کی قدرتوں کو منعکس کر رہا ہو۔ اور تمہارے دل کی ہر کیفیت اس کی عنایتوں کا لطف اٹھا رہی ہو۔ تب اور صرف تب تم دعا کرنے والے سمجھے جا سکتے ہو۔ یہ کیفیت پیدا ہونی بظاہر مشکل نظر آتی ہے مگر جس شخص کے ایمان کی بنیاد عشق الٰہی پر ہو۔ اس کے لئے اس سے زیادہ آسان اور کوئی شے نہیں بلکہ اس کی طبیعت کا یہ کیفیت ایک خاصہ بن جاتی ہے۔ اور وہ ہر وقت اس سے لطف اندوز ہو رہا ہوتا ہے۔ ایسے انسان کو یہ ضرورت نہیں ہوتی کہ وہ الگ جا کر اور مصلّٰی پر بیٹھ کر دعائیں کرے بلکہ وہ خلوت و جلوت میں دعا کر رہا ہوتا ہے۔ اور جب اس کی زبان پر اور اور کلام جاری ہوتے ہیں اور اس کی آنکھوں کے آگے اور اور نظارے پھر رہے ہوتے ہیں اس کی

روح اپنے مالک و خالق کے عتبۂ رحمت پر گری ہوئی اپنے لئے اور ساری دنیا کے لئے طلبگار رحمت ہو رہی ہوتی ہے۔

(تفسیر کبیر جلد ششم صفحہ 601)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

حضور کی تازہ کتاب

○ الفضل انٹرنیشنل لندن نے اطلاع دی ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی کتاب Revelation, Rationality, Knowledge and Truth شائع ہو گئی ہے۔

اعلان داخلہ

○ نصرت جہاں انٹر کالج ربوہ نے داخلہ فارم دینے شروع کر دیئے ہیں تمام امیدواروں کو مطلع کیا جاتا ہے کہ کالج ہذا سے فارم لے کر مورخہ 98-8-5 تک جمع کروائیں یہ آخری تاریخ ہے۔ انٹرویو کے لئے مورخہ 98-8-10 کو کالج ہذا میں صبح نو بجے تشریف لائیں۔

(پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ)

اعلان داخلہ فرسٹ ائیر

1998-99

○ گورنمنٹ تعلیم الاسلام کالج ربوہ کی فرسٹ ائیر کلاس (میڈیکل، نان میڈیکل، آرٹس) میں داخلہ کی درخواستیں 8- اگست 1998ء بروز ہفتہ تک وصول کی جائیں گی۔

پراسپکٹس / داخلہ فارم، مبلغ -/25 روپے میں کالج آفس سے دستیاب ہے۔ داخلہ کے خواہش مند امیدوار، داخلہ فارم ہر لحاظ سے مکمل طور پر پر کر کے تین عدد تازہ تصاویر (تصدیق شدہ) کے ساتھ بروقت کالج کے دفتر میں جمع کرائیں۔

(منور شمیم خالد۔ وائس پرنسپل گورنمنٹ تعلیم الاسلام کالج۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

یہ لگن ہی صحت کی نشانی ہے

(حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

حضرت مسیح موعود کے درج ذیل ارشاد کی تشریح کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

"مجھے یہ دیکھ کر بہت افسوس ہوتا ہے کہ آجکل نمازوں اور تقویٰ اور دینداری سے محبت نہیں ہے اس کی وجہ ایک عام زہریلا اثر رسم کا ہے۔ اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی محبت سرد ہو رہی ہے اور عبادت میں جس قسم کا مزہ آنا چاہئے وہ مزہ نہیں آتا۔ دنیا میں کوئی ایسی چیز نہیں جس میں لذت اور ایک خاص حظ اللہ تعالیٰ نے نہ رکھا ہو۔ جس طرح پر ایک مریض ایک عمدہ سے عمدہ خوش ذائقہ چیز کا مزہ نہیں اٹھا سکتا اور وہ اسے تلخ یا بالکل پھیکا سمجھتا ہے اسی طرح وہ لوگ جو عبادت الٰہی میں حظ اور لذت نہیں پاتے ان کو اپنی بیماری کا فکر کرنا چاہئے۔"

یہ وہ احساس ہے جو اب بیدار ہوا ہے۔ پہلے لوگ بیمار تو تھے مگر بیماری کا فکر نہیں کرتے تھے، وہ فکر نہیں جاگا تھا۔ اب بار بار حضرت مسیح موعود کے نمازوں کے متعلق اقتباسات پیش کرنے کا ایک نتیجہ یہ نکلا کہ وہ فکر جاگ اٹھا ہے اور بیمار اپنے آپ کو بیمار سمجھنے لگا ہے۔ اگر کوئی بیمار اپنے آپ کو صحت مند سمجھ رہا ہو تو وہ بیماری اس کے لئے جان لیوا بھی ثابت ہو تو اس کو پتہ نہیں چلتا، اندر ہی اندر اسے کھاتی چلی جاتی ہے۔ لیکن بیماری کا احساس پیدا ہونا کہ ہم بیمار ہیں یہی صحت کی طرف اٹھنے والا پہلا قدم ہے۔ دنیا میں تو یہ ہوتا ہے کہ صحت کی طرف بڑھنے کے لئے انسان قدم اٹھاتا تو ہے مگر صحت نصیب نہیں ہوتی۔ بسا اوقات اچھا معالج میسر نہیں آتا، بعض دفعہ اچھے معالج کو صحیح علاج نہیں سوجھتا، بعض دفعہ حالات کے تقاضے، غربت اور دوسرے گھریلو مسائل راہ میں حائل ہو جاتے ہیں۔ ملک ملک کا فرق ہے۔ کسی ملک میں ترقی یافتہ علاج نصیب ہیں، کسی ملک میں نہیں نصیب۔ غرضیکہ بہت سے ایسے عوامل ہیں جو صحت کا احساس بیدار ہونے کے باوجود ایک مریض کو صحت دینے کی راہ میں حائل ہوتے ہیں مگر نظام صحت جس کا روحانیت سے تعلق ہے اس میں ایک بڑی خوشخبری یہ ہے کہ احساس کے بیدار ہونے کا نام ہی صحت ہے۔

ایک مرتبہ حضرت مسیح موعود سے یہ سوال کیا گیا کہ اگر ہم نمازوں کے لئے کوشش کریں اور مسلسل کوشش کریں کہ لطف آئے اور مزہ آ جائے اور ہمیں پوری طرح روحانی صحت نصیب ہو اور ایسا نہ ہو تو کیا یہ ساری نمازوں ضائع گئیں؟ حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہرگز نہیں۔ یہ ایک جہاد ہے تم یہ جہاد کرتے رہو۔ بہت سے ایسے جہاد کرنے والے ہیں جن کا جہاد بظاہر بے کار جاتا ہے اور وہ فتح کا منہ نہیں دیکھ سکتے لیکن لڑتے چلے جاتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کیا تم ان کی زندگی کو بیکار سمجھو گے۔ کیا وہ ایک کامیاب جہاد میں حصہ لینے والے نہیں ہیں۔ پس تم کوشش کرتے رہو اور میں تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ اگر تم اس کوشش سے ہارو نہیں اور ہمتیں توڑ کر نہ بیٹھ رہو تو جس وقت بھی تم پر موت آئے گی تم ایک نمازی لکھے جاؤ گے۔ کیونکہ اللہ کی راہ میں تم نے جہاد سے روگردانی نہیں کی۔ جو مصیبتیں ٹوٹیں، گھر والوں کے بعض دفعہ طعنے بھی سننے پڑتے ہیں کہ اس پاگل کو کیا ہو گیا ہے۔ بعض دفعہ خاوند بیویوں پر ناراض ہوتے ہیں کہ ہر وقت مصلی لئے بیٹھی ہو۔ یہ درست ہے کہ ہر وقت مصلی لئے اس وقت نہیں بیٹھنا چاہئے کہ خاوند کے حقوق تلف ہوں مگر بعض بے صبرے بھی ہوتے ہیں جن کو مصلی برا لگتا ہے، تو ایسے طعنے بھی سننے پڑتے ہیں اور ان کے متعلق بھی مجھ سے خطوں میں ذکر ہوتا رہتا ہے۔ بعض بچے اپنے ماں باپ کا شکوہ کر رہے ہیں کہ ہم نے نمازیں شروع کی ہیں تو ان کے مزاج بگڑ گئے ہیں۔ بعض بیویاں اپنے خاوندوں کا بعض خاوند اپنی بیویوں کے شکوے کر رہے ہیں تو ایک لگن سی لگ گئی ہے۔ ایک آگ سی دلوں میں مشتعل ہو گئی ہے کہ خدا ہمیں توفیق دے تو ہم جیسا کہ نمازوں کا حق ہے وہ حق ادا کرنے کی توفیق پائیں۔ یہ لگن ہی دراصل صحت کی نشانی ہے اور کامیابی کا اعلان ہے۔ اگر یہ لگن جاری رہے اور میری دعا ہے، آپ سب کو بھی میں اس دعا میں اپنے ساتھ شریک کرنا چاہتا ہوں کہ اب یہ لگن بجھنے میں نہ آئے۔ تو دلوں میں ایک آگ سی لگ گئی ہے کہ ہم اپنے گناہوں کو اس آگ میں بھسم کریں اور خدا کے حضور پاک دل لے کر نمازوں میں حاضر ہوا کریں۔ یہ دعا کریں کہ اب یہ آگ بجھنے میں نہ آئے یہاں تک کہ گناہ بھسم ہو جائیں اور یہی دعائیں ہیں جو حضرت مسیح موعود نے بار بار جماعت کو دی ہیں۔ اور جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے ہمارا قدم کامیابی کی طرف اٹھ رہا ہے اور اس کامیابی نے دنیا کو کامیاب کرنا ہے۔ اس کامیابی نے اس دور میں احمدیت کی فتح کا اعلان کرنا ہے۔ پس نمازوں میں مشغول رہیں اور اس سے مزے اٹھائیں خواہ لذت آئے یا نہ آئے اگر نہ آئے تو اپنے آپ کو بیمار سمجھیں اور اس بیماری کے علاج کی طرف متوجہ ہوں۔

(الفضل 21-مارچ 1998ء)

جلسہ سالانہ کے موقع پر عاجزانہ دعائیں

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے الفاظ میں

میری دعا ہے کہ اللہ کرے کہ تم پاک دل اور مطہر نفس بن جاؤ اور نفس امارہ کے سب گند اور پلیدیاں تم سے دور ہو جائیں۔ تکبر اور خود بینی اور خود نمائی اور خود ستائی کا شیطان تمہارے دل اور تمہارے سینہ کو چھوڑ کر بھاگ جائے اور تذلل اور فروتنی اور انکسار اور بے نفسی کے نقوش تمہارے اس سینہ کو اپنے رب کے استقبال کے لئے سجائیں اور پھر میرا اللہ اس میں نزول فرمائے اور اسے تمام برکتوں سے بھر دے اور تمہارے دل اور تمہاری روح کو ہر نور سے منور کر دے اور خدا کرے کہ بنی نوع کی ہمدردی اور غمخواری کا چشمہ تمہارے اس سینہ صافی سے پھوٹے اور ایک دنیا تمہاری بے نفس خدمت سے فائدہ اٹھائے۔

خدا کرے کہ عاجزانہ دعاؤں کے تم عادی رہو اور تمہاری روح ہمیشہ اللہ رب العالمین کے آستانہ پر گری رہے اور اللہ، اس کی رضا اور اس کے احکام کی اتباع ہر ایک پہلو سے تمہاری دنیا پر تمہیں مقدم ہو جائے۔

دعا ہے کہ ہر امتحان میں تم کامیاب رہو اور ہر آزمائش کے وقت رب کریم سے ثبات قدم کی تم توفیق پاؤ۔ بس اسی کے ہو جاؤ۔ وہ مہربان آقا تمہیں پاک اور صاف کر دے اور پیارے بچے کی طرح تمہیں اپنی گود میں لے لے اور ہر نعمت کے دروازے تم پر کھولے اور تمام حسنات کا تم کو وارث بنائے۔ حضرت بانی سلسلہ کے الفاظ میں میں تمہیں کہتا ہوں کہ

"اگر تم اپنے نفس سے درحقیقت مر جاؤ گے تب تم خدا میں ظاہر ہو جاؤ گے اور خدا تمہارے ساتھ ہو گا اور وہ گھر بابرکت ہو گا جس میں تم رہتے ہو گے اور ان دیواروں پر خدا کی رحمت نازل ہو گی جو تمہارے گھر کی دیواریں ہیں اور وہ شہر بابرکت ہو گا جہاں ایسا آدمی رہتا ہو گا۔ اگر تمہاری زندگی اور تمہاری موت اور تمہاری ہر ایک حرکت اور تمہاری نرمی اور تمہاری گرمی محض خدا کے لئے ہو جائے گی اور ہر ایک تلخی اور مصیبت کے وقت تم خدا کا امتحان نہیں کرو گے اور تعلق کو نہیں توڑو گے بلکہ آگے قدم بڑھاؤ گے تو میں سچ سچ کہتا ہوں کہ تم خدا کی ایک خاص قوم ہو جاؤ گے.... پس اپنی پاک قوتوں کو ضائع مت کرو۔ اگر تم پورے طور پر خدا کی طرف جھکو گے تو دیکھو میں خدا کے منشاء کے مطابق تمہیں کہتا ہوں کہ تم خدا کی ایک قوم برگزیدہ ہو جاؤ گے...... تمہیں خوشخبری ہو کہ قرب پانے کا میدان خالی ہے۔ ہر ایک قوم دنیا سے پیار کر رہی ہے اور وہ بات جس سے خدا راضی ہو اس کی طرف دنیا کو توجہ نہیں۔ وہ لوگ جو پورے زور سے اس دروازہ میں داخل ہونا چاہتے ہیں ان کے لئے موقع ہے کہ اپنے جوہر دکھلائیں اور خدا سے خاص انعام پاویں۔" (الوصیت)

خدا کرے کہ آسمان کے فرشتے تمہیں یہ مژدہ سنائیں کہ اللہ تعالیٰ نے تمہاری عاجزانہ دعاؤں کو سنا اور تمہاری حقیر کوششوں کو قبول کیا اور اپنے قرب اور اپنی رضا کی جنتوں کے دروازے تمہارے لئے کھول دیئے ہیں پس آؤ اور اللہ تعالیٰ کی جنتوں میں داخل ہو جاؤ۔

(فرمودہ 11 جنوری 1968ء)

خدا کرے کہ تمہارے نفس کی دوزخ کلی طور پر ٹھنڈی ہو جائے اور اس لعنتی زندگی سے تم بچائے جاؤ جس کا تمام ہم و غم محض دنیا کے لئے ہوتا ہے۔ تم اور تمہاری نسلیں شرک اور دہریت کے زہریلے اثر سے ہمیشہ محفوظ رہیں۔ خدائے واحد یگانہ کی روح تم میں سکونت کرے اور اس کی رضا کی خاص تجلی تم پر جلوہ گر ہو۔ پرانی انسانیت پر ایک موت وارد ہو کر ایک نئی اور پاک زیست تمہیں عطا ہو اور لیلۃ القدر کا حسین جلوہ اسی عالم میں بہشتی زندگی کا تمام پاک سامان تمہارے لئے پیدا کر دے۔ کوشش کریں کہ ایک ایک لمحہ اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کی خوشنودی کو حاصل کرنے والا ہو اور ہمارا کوئی لمحہ بھی شیطان چھین کے لے جانے میں کامیاب نہ ہو۔ دعاؤں میں ہمہ وقت مشغول رہیں۔ پیار اور محبت کو باہمی اخوت کو بڑھائیں آپس میں ملیں، ایک دوسرے کے حالات پوچھیں اور سب سے زیادہ اپنے رب سے ملنے کی کوشش کریں اور اسے اپنے حالات اور اپنی تکلیفیں بتائیں اور عاجزانہ اس کے حضور جھک کے اس سے کہیں کہ اے ہمارے رب! ہم بہت ہی کمزور ہیں (۔) ہم اپنی طاقتوں اور قوتوں اور استعدادوں اور وسائل اور ذرائع کو جب دیکھتے ہیں تو ہمیں یقین ہو جاتا ہے کہ ہم اپنے مقصد کو حاصل نہیں کر سکیں گے لیکن ان تمام کمزوریوں اور کوتاہیوں کے باوجود جب ہم تیری بشارتیں سنتے اور تیری قدرتوں اور طاقتوں کا مشاہدہ کرتے ہیں تو پھر ہمیں یقین ہو جاتا ہے کہ باوجود محض نیستی ہونے کے وہ جس سے ہر ہست نمودار ہوا، اور وجود پذیر ہوا وہی ہمیں کامیاب کرے گا۔ پس تو ہمیں کامیاب کر، ہمیں ایسے اعمال کی توفیق دے کہ جن سے تو ہم سے راضی ہو جائے۔

(افتتاحی تقریر فرمودہ 26 دسمبر 1968ء)

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میاں عبدالمجید

وہ ایسا حامیٔ دین تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کا نام لیڈر رکھا

حضرت مولانا عبدالکریم صاحب سیالکوٹی

وہ لوگ بڑے ہی سعادت مند ہوتے ہیں جنہیں اپنے وقت کے مامور کو اس کے دعویٰ کے ابتدائی زمانہ میں جب مخالفت اپنے عروج پر ہوتی ہے- پہچاننے اور اس کے دامن سے وابستہ ہو کر اس کے معین و مددگار بننے کی توفیق ملتی ہے- ایسی ہی خوش قسمت اور سعادت مند ہستیوں میں ایک نمایاں شخصیت حضرت مولانا عبدالکریم صاحب سیالکوٹی کی ہے جن کی سیرت کے بعض پہلوؤں پر اس مضمون میں اظہار خیال کرنا مقصود ہے- تاکہ ان کی سیرت کی روشن مثالیں ہمیں ان کی دلکش اور ایمان افروز اداؤں کو اپنانے کی طرف مائل کر سکیں اور ان کے درجات کی بلندی کے لئے دعا کرنے کی تحریک ہو- آپ کے حالات زندگی کو ہم دو ادوار میں تقسیم کر سکتے ہیں- پہلا دور جماعت احمدیہ میں شمولیت سے قبل اور دوسرا حضرت بانی سلسلہ احمدیہ سے تعلق اور جماعت احمدیہ میں شمولیت کا دور-

پہلا دور

○ آپ 1858ء میں بمقام سیالکوٹ پیدا ہوئے- آپ کا پیدائشی نام کریم بخش رکھا گیا- جسے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے آپ کی جماعت احمدیہ میں شمولیت کے بعد عبدالکریم میں بدل دیا- ابتدائی تعلیم اس زمانہ کے دستور کے مطابق بیت الذکر کے مکتب میں پائی- اور قرآن مجید اور فارسی کی ابتدائی کتابیں پڑھیں- اور پرائیویٹ طور پر عربی اور فارسی زبان کے علوم کا مطالعہ کر کے ان میں یہاں تک دستگاہ حاصل کی کہ امریکن مشن سیالکوٹ میں فارسی کے استاد مقرر کئے گئے- کسی دینی اختلاف کی وجہ سے یہ ملازمت چھوٹ گئی- بعد ازاں آپ نے بورڈ سکول میں ملازمت اختیار کر لی- بعض وجوہ کی بنا پر آپ نے یہاں سے بھی استعفیٰ دے دیا-

اب آپ نے پبلک وعظوں کا سلسلہ جاری کر دیا- سیالکوٹ کے راجہ بازار کا چوک آپ کا لیکچر گاہ تھا- علاقہ بھر میں آپ کا چرچا ہو گیا اور لوگ کثرت سے آپ کے جادو بھرے وعظ میں شریک ہونے لگے- آپ جلد ہی اپنی خداداد قابلیت سے ایک فصیح و بلیغ اور پرجوش مقرر بن گئے اور عربی، فارسی، انگریزی اور اردو میں آپ کو اتنی دسترس حاصل ہو گئی کہ ان زبانوں کے عالم بھی آپ کو داد فصاحت دینے لگے- ایک عرصہ سے آپ کو حضرت مولانا نورالدین صاحب سے گہرا تعلق تھا- یہ تعلق مولانا عبدالکریم صاحب کو بالآخر حضرت بانی سلسلہ کے دامن سے وابستہ کرنے کا موجب بنا-

(ماخوذ از تاریخ احمدیت جلد سوم صفحہ 416)

دوسرا دور

○ آپ کی زندگی کا دوسرا دور آپ کے حضرت بانی سلسلہ سے تعلق قائم ہونے کا ہے- یہ تعلق 1888ء سے شروع ہوتا ہے اور حضرت بانی سلسلہ کی بیعت سے مشرف ہونے اور 1898ء میں مستقل طور پر قادیان سکونت اختیار کرنے اور وفات پانے تک ممتد ہے- حضرت بانی سلسلہ سے تعلق آپ کی زندگی کا ایک خوشگوار موڑ ثابت ہوا- حضرت بانی سلسلہ کی قوت قدسیہ آپ پر گہرے طور پر اثر انداز ہوئی اور آپ کو تزکیہ نفس حاصل کرنے اور اپنی روحانی حالت کو ترقی دینے کے لئے بے انداز مواقع میسر آئے- جس کے نتیجہ میں آپ کو خدمت دین کے کاموں میں غیر معمولی طور پر حصہ لینے کی توفیق ملی-

قادیان مستقل سکونت اختیار کرنے سے قبل بھی آپ وقتاً" فوقتاً" حضرت بانی سلسلہ کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے اور کئی کئی ماہ تک قیام کرتے اور حضرت بانی سلسلہ کی ہدایات کے مطابق مختلف دینی خدمات بجالاتے رہے لیکن 1898ء سے جب آپ نے مستقل طور پر قادیان میں سکونت اختیار کر لی تو آپ کی خدمات میں بہت اضافہ ہو گیا- اب آپ نے اپنے آپ کو کلیتاً" حضرت بانی سلسلہ کے سپرد کر دیا- حضرت بانی سلسلہ نے بھی اس جوہر قابل کے اخلاص اور دینی جوش کی قدر افزائی فرماتے ہوئے بہت اہم دینی خدمات آپ کے سپرد کیں- آپ کو حضرت بانی سلسلہ کی موجودگی میں نمازوں کی امامت کرنے اور خطبات جمعہ دینے کی سعادت حاصل ہوئی- اس کے علاوہ باہر سے آنے والے خطوط میں درج سوالات کے جوابات دینے کی خدمت بھی آپ بجا لاتے- حضرت بانی سلسلہ کی بعض کتابوں کے پروف بھی آپ کو پڑھنے کے مواقع ملے- غرضیکہ مختلف النوع علمی خدمات سرانجام دینے کے مواقع کثرت سے آپ کو ملتے- آپ خود بھی اعلیٰ پایہ کے مصنف تھے اور مندرجہ ذیل تالیفات آپ کی یادگار ہیں- 1- لیکچر گناہ- 2- حضرت مسیح موعود نے کیا اصلاح و تجدید کی- 3- سیرت مسیح موعود 4- اثبات خلافت شیخین- 5- خلافت راشدہ حصہ اول- 6- القول الفصیح فی اثبات حقیقۃ المسیح- 7- دعوت الندوہ- 8- خطبات کریمیہ (مرتبہ عرفانی صاحب) 9- الفرقان

(خلافت راشدہ حصہ دوم)

ایک یادگار تلاوت

○ آپ کی سیرت کا ایک نمایاں پہلو آپ کا قرآن شریف سے عشق تھا- ابتدائے عمر ہی سے آپ کے دل میں کلام پاک کی محبت اور عظمت پائی جاتی تھی- امریکن مشن سے ملازمت چھوڑنے کی وجہ بھی یہی تھی کہ ایک طالب علم نے قرآن کریم کی شان میں گستاخانہ کلمات کہے تھے- قرآن پاک کے معارف سے آگاہی حاصل ہونے کے ساتھ ساتھ آپ کو اس کی خوش الحانی سے تلاوت کرنے کا بھی شغف تھا-

اللہ تعالیٰ نے آپ کو پُرشوکت اور دلکش آواز عطا کی تھی- آپ کی خوبصورت آواز آپ کی زندگی کا ایک نمایاں اور یادگار حصہ بن گئی- آپ کی تلاوت اتنی سرور بخش تھی کہ ہندو، سکھ وغیرہ بھی اسے سن کر بہت متاثر ہوتے- اور اس طرح آپ کی تلاوت سے قرآن کا اعجاز ظاہر ہوتا تھا- اس ضمن میں ایک بہت ایمان افروز تاریخی واقعہ قابل ذکر ہے- مولوی محمد حسین بٹالوی کی گورنمنٹ کے پاس شکایت پر کہ حضرت مسیح موعود حکومت وقت کے باغی ہیں ایک انگریز کپتان اکتوبر 1898ء میں آپ کی خانہ تلاشی کے لئے آیا حضرت مسیح موعود نے کپتان سے کہا کہ پہلے ہمیں نماز پڑھنے دیں- مولانا عبدالکریم صاحب سیالکوٹی نے مغرب کی نماز پڑھائی اور پہلی رکعت میں سورہ بقرہ کے آخری رکوع کی تلاوت اتنی خوش الحانی اور سوز و گداز سے کی کہ نمازیوں کی چیخیں نکل گئیں- انگریز کپتان خدا کا پُرشوکت کلام سن کر محو حیرت ہو گیا اور اس کی تمام غلط فہمیاں دور ہو گئیں- جونہی حضرت مولوی صاحب نے سلام پھیرا تو وہ اٹھ کھڑا ہوا اور حضرت مسیح موعود سے مخاطب ہو کر کہنے لگا کہ آپ ایک راستباز اور خدا پرست انسان ہیں اور جو کچھ آپ نے کہا ہے وہ بالکل سچ ہے- آپ لوگ جھوٹ بول نہیں سکتے- یہ دشمنوں کا آپ کے متعلق غلط پروپیگنڈہ تھا- پس خانہ تلاشی کی کوئی ضرورت نہیں میں رخصت ہوتا ہوں-

(تاریخ احمدیت جلد سوم صفحہ 44)

اعلیٰ درجہ کی خطابت

○ اللہ تعالیٰ نے حضرت مولوی صاحب کو خطابت کا اعلیٰ درجہ کا ملکہ عطا کیا ہوا تھا- وسیع معلومات، غور و فکر، زبان پر قدرت، انسانی نفسیات سے واقفیت وغیرہ ان سب صلاحیتوں کی وجہ سے آپ ایک اعلیٰ درجہ کے مقرر تھے- آپ کی آواز بھی بہت پرشوکت- اور دلکش تھی- اس دلکش آواز میں آپ کا حقائق و معارف کو بیان کرنا گویا سونے پر سہاگہ ہونے کے مترادف تھا- یہی وجہ تھی کہ سامعین آپ کی خطابت سے حد درجہ متاثر ہوتے تھے-

فن تحریر میں بھی آپ کو اعلیٰ درجہ کا مقام حاصل تھا- ان کی تحریر میں غیر معمولی طور پر شدت تاثر اور زور بیان پایا جاتا تھا- موقع اور محل کی مناسبت سے تشبیہ اور استعارے کا استعمال کرتے جس سے تحریر کی خوبصورتی اور اثر آفرینی بڑھ جاتی- آپ کی تحریر دل سے جو بات نکلتی ہے اثر رکھتی ہے- کا مصداق تھی- جو واقعہ یا بات وہ بیان کرنا چاہتے اس کا ایک نقشہ قاری کی آنکھوں میں کھنچ جاتا اور وہ بھی عالم تصور میں اپنے آپ کو اس واقعہ میں موجود پاتا- حقائق کا بڑی باریک بینی سے مشاہدہ کرتے اور بظاہر عام سی بات سے اعلیٰ درجہ کے مضمون پیدا کر لیتے- ان کی تحریر میں ان کی شخصیت کی جھلک صاف دکھائی دیتی اور سب سے منفرد ہونے کی وجہ سے اپنا ایک الگ تشخص رکھتی-

بے مثال سیرت نگار

○ آپ کو حضرت بانی سلسلہ کی سیرت پر قلم اٹھانے کی سعادت ملی ہے- جو آئندہ حضرت بانی سلسلہ کی سیرت پر لکھنے والوں کے لئے مشعل راہ ہے- آپ نے اپنے مقتدا کی سیرت کے بعض ایسے پہلوؤں پر بھی اظہار خیال کیا ہے جو عام لوگوں کی پہنچ سے باہر تھے' یعنی آپ کی گھریلو زندگی' جس کو پیش کرنے سے یہ مقصد معلوم ہوتا ہے کہ ایک بڑا شخص اپنی پبلک زندگی میں تو تصنع اور بناوٹ سے کام لے کر لوگوں میں اپنی مقبولیت بڑھانے کا سامان کر سکتا ہے- لیکن گھریلو زندگی میں ایسا کرنا ممکن نہیں ہوتا- یہاں پر انسان اپنی اصلی شکل اور روپ میں نظر آتا ہے- اور اس کی خوبیوں یا نقائص کا واضح اور بے ساختہ اظہار ہوتا ہے- اسی لئے یہ ارشاد ہے "کہ تم میں سے بہتر وہ شخص ہے جو اپنے اہل کے ساتھ بہتر ہے-" انہی وجوہات کی بنا پر آپ نے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی گھریلو زندگی کا نقشہ کھینچا یاد رہے کہ آپ حضرت صاحب کے گھر کے ایک حصہ ہی میں رہتے تھے اور آپ کو واقعات قریب سے دیکھنے کے مواقع ملتے تھے-

حضرت مسیح موعود کی محفل اور حضرت مولوی صاحب کی حساس طبیعت

○ بطور نمونہ آپ کی کتاب سیرت حضرت (بانی سلسلہ احمدیہ) سے ایک اقتباس پیش کیا جاتا ہے-

"ایک دفعہ ایک دوست کی درشت مزاجی اور بد زبانی کا ذکر ہوا- کہ وہ اپنی بیوی سے سختی سے پیش آتا ہے- حضرت اس بات سے بہت کشیدہ خاطر ہوئے اور فرمایا ہمارے احباب کو ایسا نہ ہونا چاہئے- جن دنوں امرتسر میں ڈپٹی آتھم سے مباحثہ تھا ایک رات خان محمد شاہ کے مکان پر بڑا مجمع تھا- اطراف سے بہت سے دوست مباحثہ دیکھنے آئے ہوئے تھے- حضرت اس دن جس کی شام کا واقعہ بیان کرنا چاہتا ہوں معمولا" سردرد سے بیمار ہو گئے تھے- شام کو جب مشتاقان زیارت ہمہ تن چشم انتظار ہو رہے تھے حضرت مجمع میں تشریف لائے منشی عبدالحق صاحب لاہوری پنشنر نے کمال محبت اور رسم دوستی کی بنا پر بیماری کی تکلیف کی نسبت پوچھنا شروع کیا اور کہا کہ آپ کا کام بہت نازک اور آپ کے سر پر بھاری فرائض کا بوجھ ہے- آپ کو چاہئے کہ جسم کی صحت کی رعایت کا خیال رکھا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کریں اور ایک خاص مقوی غذا لازماً آپ کے لئے ہر روز تیار ہونی چاہئے حضرت صاحب نے فرمایا "ہاں بات تو درست ہے اور ہم نے کبھی کبھی کہا بھی ہے مگر عورتیں کچھ اپنے ہی دھندوں میں ایسی مصروف ہوتی ہیں کہ اور باتوں کی چنداں پروا نہیں کرتیں" اس پر ہمارے پرانے موّحد خوش اخلاق نرم طبع مولوی عبداللہ غزنوی کے مرید منشی عبدالحق صاحب فرماتے ہیں "اجی حضرت! آپ ڈانٹ ڈپٹ کر نہیں کہہ سکتے اور رعب پیدا نہیں کر سکتے۔ میرا یہ حال ہے کہ میں کھانے میں خاص اہتمام کیا کرتا ہوں اور ناممکن ہے کہ میرا حکم کبھی ٹل جائے اور میرے کھانے کے اہتمام میں کوئی سرِمُو فرق آ جائے۔ ورنہ ہم دوسری طرح خبر لے لیں" میں ایک طرف بیٹھا تھا۔ منشی صاحب کی اس بات پر اس وقت خوش ہوا۔ اس لئے کہ یہ بات بظاہر میرے محبوب آقا کے حق میں تھی اور میں خود فرط محبت سے اسی سوچ بچار میں رہتا تھا کہ معمولی غذا سے زیادہ عمدہ غذا آپ کے لئے ہونی چاہئے اور ایک دماغی محنت کرنے والے انسان کے حق میں لنگر کا معمولی کھانا بدل ما یتحلل نہیں ہو سکتا۔ اس بنا پر میں نے منشی صاحب کو اپنا بڑا مئوید پایا اور بے سوچے سمجھے (درحقیقت ان دنوں الٰہیات میں میری معرفت بہت سادرس چاہتی تھی) بوڑھے صوفی اور عبداللہ غزنوی کی صحبت کے تربیت یافتہ تجربہ کار کی تائید میں بول اٹھا کہ ہاں حضرت منشی صاحب درست فرماتے ہیں۔ حضرت صاحب کو بھی چاہئے کہ درشتی سے یہ امر منوائیں حضرت نے میری طرف دیکھا اور تبسم سے فرمایا "ہمارے دوستوں کو تو ایسے اخلاق سے پرہیز کرنا چاہئے" اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے میں ذکی الحس آدمی اور اور ان دنوں تک عزت و بے عزتی کو دنیا داروں کی عرفی اصلاح کے قالب میں ڈھالنے اور اپنے تئیں ہر بات میں کچھ سمجھنے اور ماننے والا۔ بس خدا ہی خوب جانتا ہے کہ میں اس مجمع میں کس قدر شرمندہ ہوا اور مجھے سخت افسوس ہوا کہ کیوں میں نے ایک لمحے کے لئے بھی بوڑھے تجربہ کار نرم خو صوفی کی پیروی کی (سیرت حضرت مسیح موعود) مصنفہ مولانا عبدالکریم صاحب ص40 تا42) اس خوبصورت تحریر میں حضرت مولانا صاحب نے کتنے دلکش انداز میں اپنے اہل کے ساتھ حسن سلوک کے متعلق حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی تعلیم اور آپ کے عملی نمونہ کو پیش کیا ہے اور ساتھ ہی اپنی ذات اور اپنے بے حد حساس ہونے کا بھی ذکر فرمایا ہے۔ آپ کی تحریر کا ایک اور نمونہ پیش کیا جاتا ہے جس میں حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے اعلیٰ اخلاق کے متعلق ایک واقعہ بیان کیا ہے لکھتے ہیں:-

حضرت بانی سلسلہ کا تحمل اور بردباری

"حضرت کا حوصلہ اور حلم یہ ہے کہ میں نے سینکڑوں مرتبہ دیکھا ہے آپ اوپر دالان میں تنہا بیٹھے لکھ رہے ہیں یا فکر کر رہے ہیں اور آپ کی قدیمی عادت ہے کہ دروازے بند کر کے بیٹھا کرتے ہیں۔ ایک لڑکے نے زور سے دستک دی اور منہ سے بھی کہا "ابا بوا کھول" آپ وہیں اٹھتے ہیں اور دروازہ کھولا ہے۔ کم عقل بچہ اندر گھستا ہے اور ادھر ادھر جھانک تانک کر الٹے پاؤں نکل گیا ہے۔ حضرت نے پھر معمولاً دروازہ بند کر لیا ہے دو ہی منٹ گزرے ہوں گے جو پھر موجود اور زور زور سے دھکے دے رہے ہیں اور چلا رہے ہیں "ابا بوا کھول" آپ پھر بڑے اطمینان سے اور جمعیت سے اٹھے اور دروازہ کھول دیا ہے بچہ اب کی دفعہ بھی اندر نہیں گھستا ذرا سر ہی اندر کر کے اور کچھ منہ میں بڑبڑا کے پھر الٹا بھاگ جاتا ہے۔ حضرت بڑے ہشاش بشاش بڑے استقلال سے دروازہ بند کر کے اپنے نازک اور ضروری کام پر بیٹھ جاتے ہیں۔ کوئی پانچ منٹ ہی گزرے ہیں تو پھر موجود اور پھر وہی گرما گرمی اور شوراشوری کہ "ابا بوا کھول" اور آپ اٹھ کر اسی وقار اور سکون سے دروازہ کھول دیتے ہیں اور منہ سے ایک حرف تک نہیں نکالتے کہ تو کیوں آتا اور کیا چاہتا ہے۔ آخر تیرا مطلب کیا ہے جو بار بار ستاتا اور کام میں حرج ڈالتا ہے میں نے ایک دفعہ گنا کوئی بیس دفعہ ایسا کیا اور ان ساری دفعات میں ایک دفعہ بھی حضرت کے منہ سے زجر اور توبیخ کا کلمہ نہیں نکلا (سیرت حضرت مسیح موعود مصنفہ مولانا عبدالکریم صاحب ص69 تا71)

حضرت مسیح موعود سے عشق

آپ کی سیرت کا ایک نمایاں پہلو آپ کا حضرت بانی سلسلہ احمدیہ سے عشق ہے۔ جب ایک عاشق اپنے محبوب کے حسن واحسان سے آگاہی حاصل کر لیتا ہے تو وہ سو جان سے اس پر فدا ہونا چاہتا ہے۔ اور عاشق کی زندگی میں ایک زبردست انقلاب برپا ہو جاتا ہے۔ عشق کے پاکیزہ جذبہ کے طفیل عاشق کی گزشتہ ہستی پر فناطاری ہو جاتی ہے۔ اور گویا ایک نیا وجود پیدا ہوتا ہے جس میں محبوب کے خدوخال نظر آتے ہیں کچھ یہی کیفیت حضرت مولانا موصوف کی تھی۔ دنیا کی ساری دلکشیوں سے الگ ہو کر آپ اپنے آقا کے قدموں میں دھونی رما کر بیٹھ گئے اور تادم آخر وفاداری اور جان نثاری کا ثبوت دیا۔

حضرت بانی جماعت احمدیہ سے آپ کا عشق و محبت کا تعلق کوئی یکطرفہ نہیں تھا بلکہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ بھی آپ کے قدردان تھے اور آپ کی خدمات کو سراہتے تھے۔ جب مولانا موصوف کندھوں کے درمیان پشت پر مہلک پھوڑا نکلنے کی وجہ سے سخت تکلیف میں مبتلا تھے۔ حضرت بانی جماعت احمدیہ آپ کی تکلیف کا حال سن کر بے چین ہو جاتے اور ان کے لئے دعا کرتے لیکن ان کے سامنے نہیں جاتے تھے کہ ان کی تکلیف دیکھ کر کس طرح برداشت کریں گے۔ کتنا خوش نصیب تھا وہ عاشق کہ اس کا محبوب بھی اپنے عاشق کا دل سے قدردان تھا حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کو مولانا عبدالکریم صاحب کے ساتھ کس قدر دلی تعلق تھا اس کا اظہار اس بات سے بخوبی ہو سکتا ہے کہ مولانا موصوف کی وفات کے بعد حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے شام کے بعد دوستوں میں بیٹھنا چھوڑ دیا اور خدام کے عرض کرنے پر فرمایا کہ جب میں باہر دوستوں میں بیٹھا کرتا تھا تو مولوی عبدالکریم صاحب میرے دائیں بیٹھتے ہوتے تھے۔ اب میں بیٹھتا ہوں اور مولوی صاحب نظر نہیں آتے تو میرا دل گھٹنے لگتا ہے۔ اس لئے میں نے مجبوراً یہ طریق چھوڑ دیا ہے۔

(تاریخ احمدیت جلد سوم ص415)

آپ کی بعض امتیازی خصوصیات

یوں تو آپ کے شب و روز حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی رہنمائی میں جماعت کی علمی و روحانی ترقی کے کاموں میں صرف ہوتے تھے۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ آپ کو بعض امتیازی تاریخی خدمات کی توفیق ملی جس کا تذکرہ کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے حضرت مسیح موعود کی الٰہی بشارات میں حضرت مولانا عبدالکریم صاحب کو (فرمانبرداروں کا) لیڈر کے خطاب سے نوازا گیا۔ حضرت مسیح موعود کا فرمودہ فی البدیہہ عربی خطبہ الہامیہ جو دو حضرات ساتھ ساتھ قلم بند کر رہے تھے ان میں سے ایک حضرت مولانا نورالدین صاحب تھے اور دوسرے آپ تھے۔ اس کے علاوہ ایک اور جو اہم اور تاریخی سعادت آپ کے حصے میں آئی وہ 1896ء میں جلسہ اعظم مذاہب میں حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کا تاریخی لیکچر پڑھنے کی سعادت تھی۔ حاضرین جلسہ آپ کے پڑھنے کے دلکش انداز سے بہت محظوظ ہوئے۔ آپ پہلے فرد ہیں جن کو بہشتی مقبرہ قادیان میں دفن ہونے کی سعادت نصیب ہوئی 1905ء میں آپ کی وفات پر حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے آپ کے کتبہ کے لئے فارسی میں مرثیہ لکھا جو آپ کے مزار کی لوح پر آج تک موجود ہے۔ اس کے چند اشعار کا ترجمہ درج ذیل ہے۔

ترجمہ عبدالکریم کی خوبی کا شمار کرنا کس طرح ممکن ہو سکتا ہے کہ جس نے راہ راست پر مردانہ وار جان نثار کر دی وہ ایسا حامئ دین تھا کہ جس کا اللہ تعالیٰ نے لیڈر نام رکھا وہ اللہ تعالیٰ کے رازوں کا شناسا تھا اور دین متین کا خزینہ تھا اگرچہ اس فلک نے بہت سے نیک لوگوں کی جنس کو پیش کیا لیکن ایسی ماں کم ہو گی جس نے ایسا پاک درِّ یتیم پیدا کیا اے خدا تو اس کی قبر پر رحمت کی بارش برسا اور اپنے کمال فضل سے اس کو جنت نعیم میں داخل فرما۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا ارشاد

آخر میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد صاحب جن کو علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا گیا تھا۔ کا ایک جامع اقتباس مولانا موصوف کی سیرت کے متعلق پیش کیا جاتا ہے۔

"مولوی عبدالکریم صاحب بیمار ہوئے ایک دفعہ یخنی لے کر میں مولوی صاحب کے لئے گیا تھا۔ اس کے سوا یاد نہیں کہ کبھی گیا ہوں۔ اسی زمانہ کے خیالات کے مطابق یقین کرتا تھا کہ مولوی صاحب فوت نہیں ہو سکتے۔ مولوی عبدالکریم صاحب کی طبیعت تیز تھی ایک دو سبق ان کے پاس الف لیلہ کے پڑھے پھر چھوڑ دیئے۔ اس سے زائد ان سے تعلق نہ تھا ہاں ان دنوں میں یہ بحثیں خوب ہوا کرتی تھیں کہ حضرت مسیح موعود کا دایاں فرشتہ کونسا ہے اور بایاں کونسا' بعض کہتے مولوی عبدالکریم دائیں ہیں۔ بعض حضرات استاذی المکرم خلیفۃ المسیح الاول کی نسبت کہتے کہ وہ دائیں فرشتے ہیں۔ علموں اور کاموں کا موازنہ کرنے کی اس وقت طاقت نہ تھی۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ اس محبت کی وجہ سے جو حضرت خلیفہ اول مجھ سے کیا کرتے تھے میں نورالدینوں میں سے تھا۔ ہم نے ایک دفعہ حضرت (بانی سلسلہ احمدیہ) سے بھی دریافت کیا اور آپ نے ہمارے خیال کی تصدیق کی۔ غرض مولوی عبدالکریم صاحب سے کوئی زیادہ تعلق مجھے نہیں تھا۔ سوائے اس کے کہ میں ان کے پر زور خطبوں کا مداح تھا اور ان کی محبت اور حُبِ مسیح موعود کا معتقد تھا۔ مگر جونہی آپ کی وفات کی خبر میں نے سنی میری حالت میں ایک تغیر پیدا ہو گیا۔ وہ آواز ایک بجلی تھی جو میرے جسم کے اندر سے گزر گئی۔ جس وقت میں نے آپ کی وفات کی خبر سنی مجھ میں برداشت کی طاقت نہ رہی دوڑ کر اپنے کمرہ میں گھس گیا اور دروازہ بند کر لیا پھر ایک بے جان لاش کی طرح چارپائی پر گر گیا اور میری آنکھوں سے آنسو رواں ہو گئے۔ وہ آنسو نہ تھے ایک دریا تھا دنیا کی بے ثباتی' مولوی صاحب کی محبتِ مسیح موعود اور خدمتِ مسیح موعود کے نظارے آنکھوں کے سامنے پھرتے تھے۔ دل میں بار بار خیال آتا تھا کہ حضرت مسیح موعود کے کاموں میں یہ بہت سا ہاتھ بٹاتے تھے۔ اب آپ کو بہت تکلیف ہو گی اور پھر خیالات پر ایک پردہ پڑ جاتا تھا اور میری آنکھوں سے آنسوؤں کا دریا بہنے لگتا تھا۔ اس دن نہ میں کھانا کھا سکا نہ میرے آنسو تھمے حتی کہ میری لاابالی طبیعت کو دیکھتے ہوئے میری اس حالت پر حضرت مسیح موعود کو بھی تعجب ہوا اور آپ نے حیرت سے فرمایا کہ "محمود کو کیا ہو گیا ہے اس کو تو مولوی صاحب سے کوئی ایسا تعلق نہ تھا یہ تو بیمار ہو جائے گا۔"

(سوانح فضل عمر جلد اول صفحہ 306 تا 308 مصنفہ حضرت مرزا طاہر احمد صاحب)

حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی کی مندرجہ بالا تحریر سے حضرت مولانا عبدالکریم صاحب سیالکوٹی کی وفات پر آپ کے گہرے غم کے جذبات کا اظہار ہوتا ہے۔ اور یہ غم اس وجہ سے تھا کہ حضرت مولانا عبدالکریم صاحب نے غیر معمولی طور پر سلسلہ کے دینی کاموں کا بوجھ اپنے کندھوں پر اٹھایا ہوا تھا۔

کتنے خوش قسمت ہوتے ہیں ایسے افراد جن کی

باقی صفحہ 6 پر

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مکرم سید قمر سلیمان احمد صاحب

Emotional Quotient (E.Q) یا جذباتی ذہانت

سائنس دان انسانی دماغ کی مختلف صلاحیتوں کو جانچنے اور ان کے بارہ میں معلومات حاصل کرنے کے لئے نت نئے تجربات کرتے رہتے ہیں۔ اسی طرح کے ایک موقع پر ایک سائنس دان نے چند بچوں پر ایک دلچسپ تجربہ کیا۔

ان بچوں کو ایک کمرے میں بٹھا کر انہیں کچھ مٹھائی دی گئی اور ان سے یہ کہہ کر کہ جو بچہ یہ مٹھائی اس وقت تک نہیں کھائے گا جب تک میں دوبارہ واپس نہ آجاؤں اور جس بچے نے میری واپسی تک صبر کیا اسے مزید مٹھائی بھی ملے گی وہ کمرے سے باہر چلا گیا۔

ان میں سے بعض بچے تو فوراً ہی اپنا حصہ کھا گئے۔ بعض نے کچھ دیر صبر کیا لیکن جلد ہی ان کے صبر کا پیمانہ لبریز ہو گیا اور وہ بھی اپنا حصہ کھا گئے۔ لیکن کچھ بچے ایسے تھے جنہوں نے بڑی مستقل مزاجی سے صبر کیا اور جب وہ سائنس دان دوبارہ واپس آیا تو ان بچوں کو حسب وعدہ مزید مٹھائی دی گئی۔

ان بچوں کے نام و پتے نوٹ کر لئے گئے اور کئی سال کے بعد جب دوبارہ ان سے رابطہ کیا گیا تو معلوم ہوا کہ وہ بچے جنہوں نے بچپن میں صبر کیا تھا اپنی زندگی تجربہ میں شامل باقی افراد کی نسبت زیادہ کامیابی سے گزار رہے ہیں۔

ماہرین نفسیات اور نیورولوجسٹ آجکل انسانی دماغ کی ایک ایسی کیفیت سے تعارف حاصل کر رہے ہیں جس کا تعلق جذبات سے ہے۔ اسے E.Q factor یا جذباتی ذہانت (Emotional Intelligence) کا نام دیا گیا ہے۔ انسانی جذبات دماغ کے ایک حصے Limbic system میں ابھرتے ہیں اور اس کے ایک مخصوص حصے amygdala میں غصہ، خوف، خوشی اور غمی کے جذبات پیدا ہوتے ہیں۔

آج سے چند دہائیاں قبل جب ماہرین نفسیات نے انسان میں ذہانت کے مختلف معیار دریافت کئے تو ان کا خیال تھا کہ کسی انسان کی کامیاب زندگی میں اسکی ذہانت یا آئی۔ کیو کا بہت عمل دخل ہوتا ہے۔ لیکن ان تجربات سے یہ بات واضح ہوتی جا رہی ہے کہ ذہانت یا I.Q کسی شخص کی کامیابی میں تقریباً بیس فیصد تک کردار ادا کرتا ہے اور "جذباتی ذہانت" یا ای۔ کیو (E.Q) کامیاب زندگی گزارنے کے لئے زیادہ ضروری ہے۔

بعض لوگ نہ تو اپنے جذبات پر قابو رکھ سکتے ہیں اور نہ ہی اپنے ساتھیوں کے جذبات محسوس کر سکتے ہیں۔ اس طرح وہ خود بھی مشکلات کا شکار رہتے ہیں اور دوسروں کو بھی مشکل میں ڈالے رکھتے ہیں۔ لیکن اگر جذبات کو سمجھنے کی صلاحیت پیدا کر لی جائے تو انسان بہت سی مشکلات سے بچ نکلتا ہے۔ اپنے جذبات کو سمجھنے کی اس صلاحیت کو سائنسدانوں نے Metamood کا نام دیا ہے۔

چنانچہ ایسے لوگ جو اپنے جذبات پر فوری رد عمل دکھانے کی بجائے ان کی تہہ تک پہنچ کر عقل سے کام لیتے ہیں۔ اسی طرح اپنے ساتھیوں کے جذبات سمجھ کر ان کا خیال رکھتے ہیں اپنے ماحول کو پر سکون اور خوشگوار بنا لیتے ہیں اور ان پر کامیابیوں کے دروازے کھلتے چلے جاتے ہیں۔ اس صلاحیت کو Empathy کہتے ہیں۔ یہ صلاحیت انسان کو ظلم سے باز رکھتی ہے اور بعض تشدد پسند اور ظالم لوگوں کا جائزہ لینے پر یہ بات سامنے آئی ہے کہ ان میں اس صلاحیت کا بہت فقدان ہوتا ہے۔

غصے کا جذبہ بھی دراصل انسانی ارتقاء میں آدمی کو کسی خطرے کے بالمقابل تیار کرنے کے لئے پیدا ہوتا ہے۔ جو اگر بر محل ہو تو بہت عمدہ نتائج کا حامل ہو سکتا ہے۔ لیکن بے محل غصہ انسان کو شدید مشکلات میں گرفتار کروا سکتا ہے۔ اس لئے سائنس دانوں نے یہ کہنا شروع کر دیا ہے کہ غصہ کی حالت میں کسی رد عمل سے پہلے دس تک گنتی گننا شروع کر دی جائے تو بعض نامناسب نتائج سے بچا جا سکتا ہے۔

اسی کی طرف ایک حدیث میں آنحضورؐ نے فرمایا ہے کہ غصہ کی حالت میں اگر انسان کھڑا ہو تو بیٹھ جائے اور بیٹھا ہو تو لیٹ جائے تاکہ فوری رد عمل کا خطرہ جو بعض اوقات نامناسب نتائج پیدا کر دیتا ہے ٹل جائے۔

موجودہ سائنس کی تحقیقات کا دائرہ جتنا وسیع ہوتا جا رہا ہے اتنا ہی دین فطرت کے قریب تر ہوتا جا رہا ہے۔ اور انسان حیران ہو جاتا ہے کہ کس طرح جو حقائق اتنے تجربات کے بعد اب انسان کو معلوم ہو رہے ہیں آج سے چودہ صدیاں قبل انسان کو اچھی طرح سمجھا دیئے گئے تھے۔

ہو سکتا ہے کہ قرآنی اصطلاح میں حکمت کا جو لفظ استعمال کیا گیا ہے اس کا ایک حصہ جذبات کے اس بہاؤ کو قابو میں رکھنے کا نام بھی ہو۔ فرمایا گیا ہے کہ جسے حکمت عطا فرمائی گئی اسے خیر کثیر میں سے حصہ دیا گیا۔

انسان صفات باری تعالیٰ کا مظہر ہے اور قرآن مجید میں صفات باری تعالیٰ کو بعض مقامات پر جوڑ کر بیان کیا گیا ہے۔ جس میں شائد انسان کی یہ راہنمائی مقصود ہے کہ ان دونوں صفات کو اکٹھا استعمال کرنے سے توازن پیدا ہو جاتا ہے۔ مثلاً کئی مقامات پر خدا تعالیٰ کو علیم و حکیم بیان فرمایا گیا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ اس میں اشارۃً انسان کو علم کے ساتھ حکمت کے استعمال کی طرف توجہ دلائی گئی ہو کیونکہ علم حکمت کے ساتھ مل کر بہترین نتائج پیدا کرتا ہے ورنہ بعض صورتوں میں نقصان دہ بھی ہوتا ہے۔

حضرت مسیح موعود نے اسکی مثال یوں بیان فرمائی ہے کہ ایک بادشاہ نے ایک نجومی کو حکم دیا کہ وہ شہزادے کو علم نجوم سکھائے۔ تعلیم مکمل ہونے پر بادشاہ نے شہزادے کا امتحان لینے کی غرض سے اپنے ہاتھ میں ایک پتھر کی انگوٹھی چھپالی اور شہزادے سے پوچھا کہ میرے ہاتھ میں کیا ہے؟ شہزادے نے حساب کتب لگا کر بتایا کہ کوئی پتھر قسم کی چیز ہے جس میں ایک سوراخ بھی ہے۔ بادشاہ نے مزید تفصیل معلوم کرنے کی کوشش کی تو شہزادے نے سوچ کر کہا کہ چکی کا پاٹ ہو گا۔ اس پر بادشاہ نے نجومی پر ناراضگی ظاہر کی کہ یہ کیا سکھایا ہے؟ نجومی نے عرض کی کہ علم تو میں نے ٹھیک طرح سکھا دیا ہے اور اسی علم کے زور سے یہ ایک سوراخ دار پتھر کی موجودگی کا پتہ چلانے میں کامیاب ہو گیا تھا۔ لیکن نتیجہ نکالتے وقت چونکہ اس کی ذہنی صلاحیت کمزور تھی اس لئے باوجود علم کے نتیجہ غلط کر دیا۔

اسی طرح حکمت بغیر علم کے بھی نامکمل رہ جاتی ہے۔ اسکی مثال بھی حضرت مسیح موعود نے یوں بیان فرمائی ہے کہ ایک بزرگ اپنی تمام زندگی الگ تھلگ رہ کر روحانی منازل طے کرتے رہے اور آخری عمر میں انہیں خیال آیا کہ لوگوں کے استفادہ کے لئے یہ تجربات تحریر کئے جائیں۔ لیکن جب وہ لکھنے بیٹھے تو کوئی مثال ایسی نہ دے سکے جس سے وہ اپنی بات عوام الناس کو سمجھا سکیں۔ چنانچہ اس وقت انہوں نے دنیا کی سیر شروع کی اور گھوم پھر کر دنیا کا علم حاصل کیا۔ ان دونوں مثالوں سے واضح ہوتا ہے کہ علم اور حکمت مل کر تکمیل کرتے ہیں ورنہ بات ادھوری رہ جاتی ہے۔

ہمارے یہاں جذبات کے دھارے میں بہہ جانے کا نظارہ اکثر نظر آتا ہے۔ اور بعض ایسے افراد جو بظاہر بڑے باوقار اور پر سکون ہوتے ہیں بحث کرتے وقت جذبات کے دھارے میں اتنی شدت سے بہہ جاتے ہیں کہ ان کی ساری علمی گفتگو جس سے کئی لوگ فائدہ اٹھا سکتے ہیں جنگ و جدل کا شکار ہو جاتی ہے اور سوائے بدمزگی کے کچھ حاصل نہیں ہوتا۔

گزشتہ دنوں ایک شادی کی تقریب میں دو بھائیوں میں ایک علمی نکتہ پر گفتگو شروع ہوئی۔ دونوں بھائی بڑے صاحب علم ہیں لیکن چند منٹ کی گفتگو کے بعد ہی جذبات کی حدت بڑھنے لگی اور کچھ دیر کے بعد کمرے سے اتنی شدید غصہ بھری آوازیں آنے لگیں کہ باہر موجود لوگ اندر بھاگے کہ پتہ نہیں کیا مسئلہ آن کھڑا ہوا ہے۔ جبکہ اندر موجود بعض نوجوان زیر لب مسکراہٹوں کے ساتھ خاموشی سے باہر نکل آئے۔ اور یوں وہ علمی نکتہ جو اگر حکمت سے پیش کیا جاتا تو کئی لوگوں کے استفادہ کا موجب ہوتا خواہ مخواہ ایک بدمزہ جذباتی جھگڑے کا شکار ہو گیا اور بہت سے لوگ نہ صرف اس نکتے سے محروم ہو گئے بلکہ ایسی محفل میں بھی جانے سے کترانے لگے جہاں علمی بحث جنگ و جدل کا شکار ہو جائے۔

اسی لئے قرآن مجید میں نصیحت حکمت کے ساتھ کرنے کا ارشاد ہے۔

ناصر احمد خان

جانداروں پر تابکاری کے مضر اثرات

دنیا میں اب تک ایک سو دس عناصر دریافت ہوئے ہیں۔ ان میں سے وہ عناصر جن کا ایٹمی نمبر 92 (یورینیم) یا اس سے زائد ہے۔ ٹرانس یورنیم (یورینیم سے اخذ شدہ) عناصر کہلاتے ہیں۔ ان میں پلاٹونیم سب سے اہم ہے۔ یہ تمام تابکار عناصر ہیں۔ یعنی ان کے مرکز ٹوٹتے رہتے ہیں۔ جن سے تابکاری نکلتی رہتی ہے۔ تابکاری چار طرح کے ذرات یا شعاعوں پر مشتمل ہے۔

(1) الفا ذرات (2) بیٹا ذرات (3) گاما ذرات (4) بعض صورتوں میں نیوٹران سے بھی حاصل ہوتے ہیں۔ یہ چاروں ذرات حیات کے لئے نقصان دہ ہیں۔ اور زندگی پر مختلف قسم کے اثرات مرتب کرتے ہیں۔ جن کو بائیولوجیکل ایفکیٹ (Biolgical Effect) کہا جاتا ہے۔

یہ دراصل کسی جسم میں تابکاری کی ایک خاص مقدار کے جذب ہونے کے نتیجہ میں جو برے اثرات ہوں گے اس کو کہا جاتا ہے۔ تابکاری کے جذب ہونے کی وجہ سے جسم میں پروٹین یا دوسرے بڑے مرکب مالیکیولز یا جسم میں جینیاتی نظام (Genetic) تباہ ہو جاتا ہے۔ (جینیاتی نظام تباہ ہونے کی وجہ جینز میں کروموسوم کی بربادی ہے)۔

تابکاری سے ہونے والے نقصان کا انحصار تابکار شعاع کی توانائی اور جسم کے کسی خاص حصہ (اعصاب، ہڈیاں وغیرہ) میں شعاعوں کے جذب ہونے کی حد پر ہے۔ مثلاً الفا شعاع بیٹا شعاع کی نسبت زیادہ اثرات مرتب کرے گی۔ اگرچہ دونوں کے پاس ایک جتنی توانائی ہو۔

انسانی جسم پر دو طرح کے تابکار اثرات مرتب ہوتے ہیں۔

(1) Somatic Damage

(2) Genetic Damage

سومیٹک ڈیمیج سے مراد وہ نقصانات ہیں جو انسان یا جانور یا پودے کے غیر تولیدی اعضاء پر مرتب ہوں۔ یہ عموماً قابل برداشت ہوتے ہیں۔ اگر تابکاری کی کم مقدار جانداروں پر پڑے مثلاً ہاتھ پر چھوٹا سا زخم جلد کا معمولی سا جل جانا۔ یہ ہر ایک جسم کی ایک خاص حد پر منحصر ہوتا ہے۔ کہ وہ کس قدر Somatic Damage برداشت کر سکتا ہے اسی طرح ہر ایک عضو کی علیحدہ علیحدہ صلاحیت ہوتی ہے۔ یہ صلاحیت عام حالات میں ہمیشہ موجود تابکاری جو کہ فضائے بالا سے آنے والی کاسمک ریز کی وجہ سے ہوتی ہے۔ مختلف جگہ پر کاسمک ریز مختلف مقدار میں انسانی جسم پر گرتی ہیں۔ مثلاً سطح سمندر پر اس کی مقدار 100 ملی RAD (تابکاری ماپنے کا پیمانہ) سالانہ ہے۔ جبکہ سطح زمین سے ایک میل اوپر اس کی مقدار 170 ملی RAD سالانہ ہے۔ بالائی فضا سے

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اپنے وطن کی سیر

طارق محمود سدھو

ایک جنت نظیر وادی

وادی ہنزہ

وادی ہنزہ پاکستان کے انتہائی شمالی علاقوں کی ایک خوبصورت وادی ہے۔ یہ ہمالیہ (قراقرم) کے بنجر اور برف پوش پہاڑوں کے درمیان ایک سرسبز علاقہ ہے۔ وادی کے اردگرد انتہائی بلند اور برف سے ڈھکی ہوئی چوٹیاں موجود ہیں جن میں سے بہت سی 20 ہزار فٹ سے بلند ہیں۔ یہاں کا پانی اور پھل خاص اہمیت کے حامل ہیں اور تقریباً ہر نئے سیاح کے لئے یہ پانی ایک نیا اور منفرد تجربہ ثابت ہوتا ہے۔ وادی میں کئی افراد کی عمر 100 سال سے زیادہ ہے مگر دیکھنے میں وہ 70 سال سے زیادہ کے محسوس نہیں ہوتے۔ اور بعض مصنفین کے مطابق دنیا کے طویل العمر لوگ بھی انہیں پہاڑوں کے باسی ہیں۔ شاید اس علاقے کی آب وہوا' پانی' تروتازہ پھل وسبزیاں اور فکر وغم سے دوری ہی ان کی زندگی کے طویل ہونے کا باعث ہے۔ وادی کے اکثر بڑی عمر کے لوگ میدانی علاقوں کے تصور سے بھی ناواقف ہیں۔ اپنی محدود جگہوں اور محدود ضروریات کی بدولت خوش وخرم زندگی گذار رہے ہیں وادی ہنزہ میں پانی کے چشمے اور پھلوں سے لدے باغات خاص طور پر سیب' خوبانی اور اخروٹ وغیرہ بکثرت پائے جاتے ہیں دوسرے علاقوں کی نسبت یہاں پھل کافی سستا مل جاتا ہے۔ یہ صرف کہنے کی ہی بات نہیں بلکہ وادی ہنزہ حقیقت میں ایک جنت نظیر وادی ہے جو دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے۔ ایک اچھے سے اچھا لکھنے والا بھی شاید ہنزہ کے حسن کو الفاظ میں مکمل طور پر بیان نہ کرسکے۔

محل وقوع وادی ہنزہ کے جنوب میں گلگت اور شمال میں چین واقع ہے۔ شاہراہ قراقرم جو پاکستان چائنہ کے درمیان ایک مواصلاتی رابطہ ہے اسی وادی سے گذر کر چین میں داخل ہو جاتی ہے۔ یہ شاہراہ دراصل راولپنڈی اسلام آباد کو چین سے ملاتی ہے۔ شاہراہ قراقرم تھاکوٹ سے دریائے سندھ کے ساتھ ساتھ چلتی ہوئی گلگت تک جاتی ہے اور پھر گلگت سے دریائے ہنزہ کے ساتھ ساتھ وادی ہنزہ تک اور پھر درہ خنجراب کو عبور کرتی ہوئی چین میں داخل ہو جاتی ہے۔ خنجراب وادی ہنزہ کے شمال میں تقریباً 16000 فٹ بلند درہ ہے جو پاکستان اور چین کا بارڈر ہے۔ اس علاقے میں چینی اور پاکستانی لوگوں کی آمیزش ہے۔ یہ دراصل ایک وسیع میدان ہے یہاں بلندی کے ساتھ ساتھ درجہ حرارت اور ہوائی دباؤ میں کمی سخت ماحول پیدا کرتی ہے۔ اس لئے ٹورسٹ ماحول کی مطابقت سے انتظامات کرکے پہنچتے ہیں۔

دریائے ہنزہ وادی کا مشہور دریا دریائے ہنزہ ہے جو انہیں پہاڑوں میں مختلف نالوں اور چشموں کے ملنے سے بنتا ہے۔ گلگت کے قریب یہ دریا مغربی جانب سے آنے والے دریائے گلگت سے مل جاتا ہے اور مجموعی طور پر یہ دونوں دریا سکردو کی جانب سے آنے والے دریائے سندھ میں شامل ہو جاتے ہیں۔ دریاؤں کے سنگم کا یہ نظارہ شاہراہ قراقرم پر کچھ دیر رک کر کیا جا سکتا ہے۔

کریم آباد وادی کا سب سے اہم اور خوبصورت مقام کریم آباد ہے جو بلند اور سرد ہونے کے ساتھ ساتھ صحت افزاء بھی ہے اور اصل سڑک سے کچھ فاصلے پر واقع ہے جیپ اور ویگن آسانی سے کریم آباد تک پہنچ جاتی ہے۔ یہاں ہر قسم کے ہوٹل آسانی سے مل جاتے ہیں۔ سیر و تفریح اور فوٹوگرافی کے لئے نہایت ہی موزوں جگہ ہے۔

راکاپوشی اس وادی کی مشہور چوٹی راکاپوشی ہے جو کریم آباد سے بالکل واضح نظر آتی ہے۔ دریائے ہنزہ اور شاہراہ قراقرم کے ایک جانب کریم آباد ہے اور دوسری جانب راکاپوشی ہے۔ اس کی بلندی تقریباً 25551 فٹ ہے جو برف سے مکمل ڈھکی ہوئی ہے۔ وادی کے مختلف مقامات سے یہ چوٹی مختلف منظر پیش کرتی ہے۔ کبھی یہ صاف نظر آ رہی ہوتی ہے اور کبھی بادلوں سے ڈھک جاتی ہے اور کبھی دور نظر آتی ہے اور کبھی نزدیک۔ ہر ٹورسٹ اس کا نظارہ کئے بغیر تصویر لئے بغیر رہ نہیں سکتا۔ کریم آباد میں صبح سویرے کا منظر اور راکاپوشی کا چاند کی چاندنی میں منظر قابل دید ہے۔

اہم مقامات وادی ہنزہ میں پہنچ کر ٹورسٹ گاڑیوں کی بجائے پیدل چلنے (Tracking) کو فوقیت دیتے ہیں کیونکہ وادی کے دائیں اور بائیں جانب کچھ کلو میٹرز پہاڑوں میں ایسی جگہیں اور بعض ایسے گلیشیئرز موجود ہیں جن کو انسان ایک جگہ بیٹھ کر دیکھ ہی نہیں سکتا۔ وادی کے دیگر اہم مقامات سلطان آباد' رحیم آباد' سکندر آباد اور علی آباد بھی کریم آباد سے کچھ کم نہیں ہیں لیکن ٹورسٹ کی توجہ کا اصل مرکز کریم آباد ہے اسی لئے یہاں ہوٹل وغیرہ دوسری جگہوں کی نسبت زیادہ ہیں۔ خنجراب جانے والے اکثر لوگ کم از کم ایک رات اور ایک دن کریم آباد میں قیام ضرور کرتے ہیں گلگت اور ہنزہ کی سب سے زیادہ متاثر کرنے والی بات وہاں کے بچوں کا ٹورسٹ کے ساتھ میل ملاپ ہے۔ بچوں نے ہیلو ہیلو' بائے بائے کے لفظ یاد کئے ہوئے ہیں۔ بچے اپنے ہاتھ ہلا کر یہ لفظ دہراتے ہیں اور ٹورسٹ کے جواب پر خوشی کا اظہار کرتے ہیں بعض بچے پیسے مانگنے کے لئے روپی پلیز' روپی پلیز (Rupee Please) کہتے ہیں۔ شاید اس کی وجہ یہاں غیر ملکی ٹورسٹ کا کثرت سے آنا ہے پاکستان کی دیگر وادیوں کی نسبت گلگت اور ہنزہ ایسی وادیاں ہیں جو ٹورسٹ کی توجہ کا زیادہ مرکز ہیں اور بعض اسی علاقے سے ہوتے ہوئے چین چلے جاتے ہیں۔

دست کاری ہنزہ کی دست کاری بہت مشہور ہے خاص طور پر مختلف رنگوں کی بنی ہوئی ٹوپیاں ہیں جو یہاں کی تقریباً تمام عورتیں چاہے وہ بوڑھی ہوں یا جوان پہنتی ہیں۔ یہ ٹوپیاں گلگت کے بازاروں میں بھی عام ملتی ہیں۔ یہاں کی مقامی زبان بروشسکی (Brushuski) ہے جبکہ اردو اور انگریزی زبانیں بھی سمجھی جاتی ہیں۔ بڑی عمر کے لوگ عام طور پر ٹورسٹ کی زبان نہیں سمجھ پاتے۔ وادی ہنزہ کی سیاحت کے لئے بہترین موسم مئی سے اکتوبر تک ہے اس موسم میں یہاں کا درجہ حرارت زیادہ سے زیادہ 25 ڈگری اور کم سے کم 05 ڈگری سینٹی گریڈ رہتا ہے۔ سیاحت کے اس موسم میں بھی سویٹر اور جرسی کی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔ موسم سرما انتہائی شدید ہوتا ہے اور درجہ حرارت منفی میں ہی رہتا ہے اس کے برعکس گلگت کا موسم گرمیوں میں شدید گرم اور سردیوں میں شدید سرد رہتا ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

بقیہ صفحہ 4

یا ان کی غیر معمولی خدمات کی وجہ سے بھلائی نہیں جا سکتی۔ ایسے لوگ آنے والی نسلوں کے لئے روشنی کا ایک مینار ہوتے ہیں۔

ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق
ثبت است بر جریدۂ عالم دوامِ ما

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

بقیہ صفحہ 5

آنے والی کاسمک ریز کے علاوہ ہوا میں موجود ریڈان گیس بھی تابکاری پیدا کرتی ہے۔

تابکاری کے ساتھ مختلف قسم کے کینسر کا شدید خطرہ ہوتا ہے۔ یہ بھی اہم امر ہے کہ کینسر کے علاج کے لئے بھی تابکاری کا سہارا لیا جاتا ہے۔ مختلف قسم کے کینسر مثلاً خون' ہڈی' تھائرائیڈ اور پھیپھڑے کے کینسر کم مقدار میں تابکاری کے لمبا عرصہ زیر اثر رہنے کے باعث یا اچانک زیادہ مقدار کے زیر اثر رہنے کے باعث ہو سکتا ہے۔

Genetic Damage کے لئے تابکاری کی خاص مقدار کی کوئی شرط نہیں تابکاری کی معمولی سے مقدار ہی تولیدی کروموسوم کو متاثر کر سکتی ہے۔ اگرچہ یہ اثرات تھوڑے اور معمولی نوعیت کے ہوں۔ لیکن جو نقصان جینز کی تبدیلی سے ہو وہ جینز عموماً نسل در نسل چلتے ہیں۔ یعنی کہ تابکاری کی انتہائی معمولی مقدار بھی انسانی جسم کے لئے اور انسانی آبادی کے لئے ایک بہت بڑے اور لمبے عرصے کے لئے مضر اثرات اپنے اندر رکھتی ہے۔ اس طرح کے برے اثرات بار بار X-Ray کرانے سے بھی مرتب ہو سکتے ہیں۔ نیز ایٹمی تجربات سے حاصل ہونے والی تابکاری جو کہ فضا میں پھیل جائے بھی اسی طرح کے برے اثرات اپنے اندر رکھتی ہے۔ اور اگر ایٹمی جنگ چھڑ جائے تو اس طرح کے نقصانات کے بارے میں بتانا تقریباً ناممکن ہے۔ کیونکہ ایسی صورت میں ہر وہ چیز جس کو ہم زندگی میں استعمال کرتے ہیں۔ تابکاری سے متاثر ہو جاتی ہے۔ خواہ وہ ہوا ہو' خوراک ہو یا پانی ہو' اس لئے یہ فیصلہ کرنا انسانی اختیار میں ہے کہ وہ خود کو زمین پر رکھنا چاہتا ہے۔ یا مٹی کے ساتھ مٹی ہونا چاہتا ہے۔

اس کا مطلب یہ نہیں کہ ایٹمی توانائی صرف انسانی زندگی کے لئے خطرہ ہے۔ بلکہ اس سے بہت سارے مفید کام بھی لئے جا رہے ہیں۔ جن میں بجلی کا حصول' مختلف امراض کا علاج' مختلف اشیائے نقل وحمل میں بطور ایندھن وغیرہ شامل ہیں۔

☆......☆......☆......☆

وصایا

ضروری نوٹ:۔

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز

مسل نمبر 31702 میں شہزادی نصیر زوجہ نصیر احمد محمود مربی سلسلہ قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مدانہ پریانہ لوک ضلع گجرات حال اٹک شہر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 98-3-5 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) حق مہر پندرہ ہزار روپے اور طلائی زیورات تین تولہ مالیتی سترہ ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ تین صد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ شہزادی نصیر 165۔ چھوٹی ایسٹ اٹک شہر گواہ شد نمبر1 نصیر احمد محمود مربی سلسلہ وصیت نمبر 26574 خاوند موصیہ گواہ شد نمبر2 محمد مقبول عاطر وصیت نمبر 28908۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے خاص خاص پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

جمعہ 31- جولائی 1998ء

12-25 رات- چلڈرنز کارنر- یسرنا القرآن

12-40 رات- فرام دی آرکائیوز تبرکات تقریر مولانا ابو العطاء صاحب جلسہ سالانہ 1974ء ربوہ-

1-30 رات- ہومیو پیتھی کلاس-

2-40 رات- جلسہ گاہ کا معائنہ- حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جلسہ سالانہ 1998ء یو- کے-

3-40 رات- عربی زبان سیکھئے-

4-40 صبح- چلڈرنز کارنر- یسرنا القرآن-

5-00 صبح- لقاء مع العرب-

6-00 صبح- تاریخ احمدیت-

7-00 صبح- اردو کلاس-

7-20 صبح- جلسہ گاہ کا معائنہ جلسہ سالانہ 1998ء-

7-45 صبح- ہومیو پیتھی کلاس-

10-30 صبح- چلڈرنز کارنر- یسرنا القرآن-

10-45 صبح- پشتو پروگرام-

11-20 دوپہر- تبرکات- تقریر حضرت مولانا ابو العطاء صاحب- جلسہ سالانہ 1974ء-

12-15 دوپہر- لقاء مع العرب-

1-15 دوپہر- اردو کلاس-

2-15 دوپہر- کمپیوٹرز سب کے لئے-

4-00 سہ پہر- اعلانات جلسہ سالانہ 1998ء لائیو-

4-30 سہ پہر- اسلام آباد پریس وزٹ-

5-00 سہ پہر- خطبہ جمعہ لائیو از اسلام آباد ٹلفورڈ-

6-00 شام- جلسہ گاہ کا معائنہ جلسہ سالانہ 1998ء-

7-30 شام- افتتاحی خطاب جلسہ سالانہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع-

10-00 رات- آج کے سیشن کا سٹوڈیو ریویو-

10-20 رات- پچھلے جلسہ سالانہ کی یادیں-

11-00 رات- جلسہ سالانہ 98ء کے پروگرام کا اعادہ-

☆......☆......☆......☆

ہفتہ یکم اگست 1998ء

3-00 رات- خطبہ جمعہ- 31- جولائی 1998ء

4-35 صبح- چلڈرنز کارنر- بیت بازی-

5-00 صبح- لقاء مع العرب-

6-00 صبح- جلسہ سالانہ 1998ء کے پروگرام کا اعادہ-

10-20 صبح- چلڈرنز کارنر- بیت بازی-

10-50 صبح- خطبہ جمعہ

12-00 دوپہر- لقاء مع العرب-

1-00 دوپہر- عبید اللہ علیم کے ساتھ ایک شام-

1-50 دوپہر- اعلانات جلسہ سالانہ 1998ء

3-50 دوپہر- مستورات کے جلسہ گاہ سے حضرت خلیفۃ المسیح کا خطاب-

5-30 شام- آج کے سیشن کا سٹوڈیو- ریویو-

5-50 شام- انٹرویو- لجنہ یو- کے-

6-10 شام- انٹرویو غیر ملکی مہمانوں سے-

7-00 رات- جلسہ کے منتظمین سے انٹرویو-

8-00 رات- خطاب حضرت خلیفۃ المسیح الرابع جلسہ سالانہ یو- کے- 1998ء-

10-30 رات- پچھلے جلسہ کی یادیں-

11-00 رات- آج کے جلسہ کے پرگراموں کا اعادہ-

☆......☆......☆......☆

اتوار 2- اگست 1998ء

4-35 صبح- چلڈرنز کارنر- بیت بازی-

5-00 صبح- لقاء مع العرب-

6-00 صبح- جلسہ سالانہ کے پروگرام- یکم اگست کا اعادہ-

10-00 صبح- اعلانات-

10-05 صبح- جلسہ کی کارروائی یکم اگست کا اعادہ-

1-50 دوپہر- دن کے پروگراموں کے اعلانات لائیو-

2-00 دوپہر- جلسہ سالانہ 1998ء کا صبح کا اجلاس-

3-15 دوپہر- بین الاقوامی مجلس سوال و جواب-

5-00 شام- عالمی بیعت-

5-30 شام- صبح کے اجلاس کا سٹوڈیو ریویو-

5-50 شام- لائیو انٹرویو لجنہ- یو- کے-

6-10 شام- لائیو انٹرویو- غیر ملکی مہمانوں سے-

7-00 رات- لائیو انٹرویو- جلسہ سالانہ کے منتظمین سے-

8-00 رات- اختتامی خطاب از حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جلسہ سالانہ یو- کے-

10-20 رات- انٹرویو- ایم- ٹی- اے ٹیم سے-

11-00 رات- نصیر شاہ اور کمپنی کے ساتھ اختتام-

12-00 رات- آج کے جلسہ کے پروگراموں کا اعادہ-

☆......☆......☆......☆

سوموار- 3- اگست 1998ء

4-15 رات- جلسہ سالانہ 1998ء کے متفرق انٹرویوز (دوبارہ)-

6-05 صبح- حضرت صاحب کا اختتامی خطاب (دوبارہ)

8-35 صبح- نصیر شاہ اور کمپنی کے ساتھ اختتامی بات چیت (دوبارہ)-

10-00 صبح- 2- اگست کے جلسہ سالانہ کے پروگراموں کا اعادہ-

4-35 شام- نارویجین زبان سیکھئے-

7-10 رات- ہومیو پیتھی کلاس- 96-4-4-

8-10 رات- لقاء مع العرب-

10-25 رات- اردو کلاس-

☆......☆......☆......☆

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم شریف احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ باٹا پور ضلع لاہور کا سفید موتیا کا آپریشن ہوا ہے- درخواست دعا ہے-

○ مکرم رانا نذیر احمد صاحب رحمان کالونی مختلف عوارض سے بیمار ہیں- احباب جماعت کی خدمت میں ان کی صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے-

سانحہ ارتحال

○ مکرم چوہدری عنایت اللہ وڑائچ صاحب ریٹائرڈ انسپکٹر کوآپریٹو سوسائٹیز گجرات- مورخہ 98-7-17 بروز جمعہ وفات پا گئے- موصوف کافی عرصہ تک یعنی (فالج) کی بیماری سے قبل سیکرٹری مال گجرات شہر رہے-

ان کی نماز جنازہ مربی سلسلہ گجرات نے پڑھائی بعد ازاں ان کا جسد خاکی ان کے آبائی گاؤں سعد اللہ پور لے جایا گیا- وہاں پر صدر جماعت مکرم محبوب احمد وڑائچ صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی اور قبر پر دعا کرائی-

اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے-

○ مکرم خالد محمود بھٹی صاحب ٹاؤن شپ لاہور کے بڑے بھائی مکرم چوہدری عزیز مسعود خاں صاحب آف چک نمبر 109/ ر-ب مسعود آباد ضلع فیصل آباد 8- جولائی 1998ء کو اچانک اللہ تعالیٰ کو پیارے ہو گئے-

ان کا جسد خاکی اسی دن سہ پہر ربوہ لایا گیا- نماز جنازہ عشاء کی نماز کے بعد محترم چوہدری مبارک مصلح الدین احمد صاحب نے پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں ان کی تدفین ہوئی مکرم چوہدری مصلح الدین احمد صاحب نے ہی بعد تدفین دعا کروائی- اللہ تعالیٰ موصوف کے درجات بلند فرمائے- اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرے-

نیلامی ملبہ کوارٹر

○ محلہ دار الیمن وسطی میں کوارٹر درویشان نمبر 9 کا ملبہ بذریعہ نیلامی مورخہ 98-8-2 کو فروخت کیا جائے گا- رقم نقد موقعہ پر وصول کی جائے گی- خواہش مند احباب استفادہ فرمائیں-

وقت نیلامی

مورخہ 98-8-2 بوقت ساڑھے آٹھ بجے صبح

ناظم جائیداد

ولادت

○ انجینئر مکرم رفیق احمد ظفر صاحب ابن مکرم شیخ لطف المنان صاحب واہ کینٹ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 8- جولائی 1998ء کو دوسرا بیٹا عطا فرمایا ہے- حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے از راہ شفقت نومولود کو حبیب احمد نام سے نوازا ہے- جو تحریک وقف نو میں شامل ہے اور حضرت شیخ مسعود الرحمٰن صاحب پسر حضرت منشی حبیب الرحمٰن صاحب کپور تھلوی رئیس حاجی پورہ (یکے از 313 رفقاء) کا پڑپوتا اور مکرم چوہدری احسان الٰہی صاحب جنجوعہ مرحوم ایڈووکیٹ کا نواسا ہے-

نومولود کی طویل عمری، صحت اور مقبول خادم دین بننے کے لئے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے-

○ اللہ تعالیٰ نے مکرم طارق محمود کھوکھر صاحب مربی سلسلہ سکرنڈ ضلع نواب شاہ کو 4- جولائی 1998ء کو بیٹے سے نوازا ہے حضرت صاحب نے اس کا نام لبید احمد عطا فرمایا ہے- جو وقف نو میں شامل ہے- اللہ تعالیٰ نومولود کو باعمر سعادت مند اور خادم دین بنائے-

تلاش گمشدہ

○ میرا چھوٹا بھائی برکت علی ولد مکرم احمد بخش صاحب پچھلے سال 14- جنوری 1997ء کو اچانک غائب ہو گیا تھا بہت تلاش کیا ابھی تک کوئی پتہ نہیں چلا- اگر کسی دوست کو عزیز کے بارے میں کوئی معلومات ہوں تو براہ کرم اطلاع دیں-

بخت علی ولد احمد بخش صاحب بلوچ

دار العلوم غربی (ب) ربوہ-

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں قومی اخبارات سے

ربوہ : 28-جولائی-گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 38 سنٹی گریڈ زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 41 سنٹی گریڈ
29-جولائی غروب آفتاب 7-10
30-جولائی طلوع آفتاب 5-20

عالمی خبریں

دنیا بھر میں ایڈز سے متاثرہ افراد کی تعداد 3 کروڑ سے بڑھ گئی ہے۔ ترقی پذیر ممالک میں ایڈز کی شرح میں اضافہ اور ترقی یافتہ ممالک میں کمی ہو رہی ہے۔ براعظم افریقہ کے لوگ سب سے زیادہ شکار ہیں جہاں متاثرین کی تعداد 2 کروڑ سے زائد ہے۔

اسرائیل کے صدر نے ایک بار پھر وزیراعظم یاہو سے کہا ہے کہ وہ مشرق وسطیٰ میں قیام امن کے لئے نئے الیکشن کرائیں اسرائیلی صدر پہلے بھی ایسا مطالبہ کرچکے ہیں جسے وزیراعظم نے مسترد کردیا تھا۔

بنگلہ دیش میں گیس کی تلاش کے ٹھیکوں کے لئے زبردست مقابلہ ہو رہا ہے۔ بین الاقوامی کمپنیوں کا خیال ہے کہ بنگلہ دیش میں گیس کے وسیع ذخائر موجود ہیں۔

آسٹریلیا کے وزیر خارجہ نے کہا ہے کہ مشرق بعید کے ممالک میں معاشی بحران علاقے میں طاقت کا توازن بگاڑ دے گا۔

چین نے کہا ہے کہ جوہری ہتھیاروں کا ذخیرہ صرف اپنے دفاع کے لئے ہے۔ کسی کے خلاف جارحیت کا ارادہ نہیں۔

امریکی ایوان نمائندگان کی تائیوان کے حق میں قرارداد پر چین نے شدید ناراضگی کا اظہار کیا ہے۔ اس قرارداد میں صدر کلنٹن سے کہا گیا تھا کہ چین سے تائیوان کے خلاف طاقت استعمال نہ کرنے کی یقین دہانی حاصل کریں۔

یونان کے نصف درجن جنگلات میں جنوب تک پھیلی آگ میں کم از کم دو۔ افراد لاپتہ ہو گئے۔

قبرص کے خشک سالی سے متاثرہ علاقوں میں غباروں کے ذریعے پانی پہنچانے کے منصوبہ پر عمل شروع کردیا گیا ہے۔

روس نے پاکستان اور بھارت کے خلاف امریکی پابندیوں کی مخالفت کر دی ہے۔ ایٹمی دھماکوں کے بعد لگنے والی پابندیوں کا شکار دونوں ممالک کے عوام ہیں۔ حکمرانوں کو کوئی فرق نہیں پڑے گا۔

نئے جاپانی وزیراعظم ابوچی نے پاکستان اور بھارت کے درمیان مصالحت کرانے کی پیشکش کر دی ہے۔

ایران نے کہا ہے میزائیل کے کامیاب تجربے سے ایرانی انقلاب کو تقویت ملے گی۔

بھارت نے کشمیر میں مجاہدین کے خلاف امریکہ سے مدد مانگ لی۔ بھارتی حکام نے کہا ہے کہ پاکستان مقبوضہ کشمیر میں حریت پسندوں کی درپردہ حمایت کر رہا ہے۔ سیاسی مصلحتوں کو ایک طرف رکھ کر کردار ادا کیا جائے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ملکی خبریں

محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ میں نے کوئی غلط کام نہیں کیا۔ احتساب بنچ نے بے نظیر بھٹو اور آصف زرداری کی عبوری ضمانت منظور کرلی۔ کارروائی کے آغاز میں بے نظیر کی طرف سے ایک متفرق درخواست پیش کی گئی کہ ناقابل ضمانت وارنٹ گرفتاری جاری کرنے کا حکم منسوخ کیا جائے۔ جسٹس احسان الحق چوہدری نے اس درخواست کو غیر ضروری قرار دے دیا۔ بیگم نصرت بھٹو کے ناقابل ضمانت وارنٹ گرفتاری جاری کر دیئے گئے۔ نصرت بھٹو سے وارنٹوں کی تعمیل دوبئی میں پاکستانی سفارت خانہ کرائے گا۔ احتساب بنچ نے سینیٹر سیف الرحمان کے خلاف توہین عدالت کی درخواست بھی براہ راست قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ اثاثے بحال کرنے کی درخواست پر بھی فوری فیصلہ سنانے کی درخواست مسترد کردی گئی۔ محترمہ نے کہا کہ مجھے بنچ اور اس کے سربراہ پر اعتراض ہے۔ مجھے سندھ کی بجائے پنجاب کی عدالتوں میں بلایا جا رہا ہے۔ کیا وزیراعلیٰ پنجاب کو سندھ کی عدالتوں میں بلایا جائے گا۔

محترمہ بے نظیر بھٹو جب عدالت میں تشریف لائیں تو لاہور ہائی کورٹ کے باہر پیپلزپارٹی والوں اور پولیس میں جھڑپیں ہو گئیں۔ پولیس نے لاٹھی چارج کیا۔ ایک کارکن ساجدہ میر پولیس کے تشدد سے زخمی ہو گئیں۔ جیالوں نے مال روڈ بلاک کردی۔ گاڑیوں پر ڈنڈے برساتے رہے۔

محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ ہمارا سنہری دور اب دس سال بعد بھی نہیں آئے گا۔ نواز شریف میرے خلاف جتنی کارروائیاں کرتے ہیں وہ ان کے گلے پڑ جاتی ہیں۔ میرے حلال کے پیسے منجمد کئے تو ملکی امداد منجمد ہو گئی۔ میرے جعلی زیور دکھائے گئے تو اگلے روز جیولرز کی ہڑتال ہو گئی جس نے ہم پر ظلم کیا اللہ نے اس کا جواب دیا۔

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
شریف جیولرز
اقصیٰ روڈ ربوہ
دوکان: 212515 رہائش: 212300

پتہ بیرون